حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی مشہور تصنیف

انفاس العارفین

مترجم

علامہ حکیم محمد اصغر اظہر فاروقی

نوری بک ڈپو داتا دربار ۰ لاہور

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

انفاس العارفین

نوری بک ڈپو لاہور

انفاس العارفین

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

تقدیم

راجہ رشید محمود ایم اے ماہر مضمون اردو
پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ

ترتیب و ترجمہ

حضرت علامہ حکیم محمد اصغر اطہر فاروقی مدظلہ العالی

نوری بک ڈپو۔ لاہور

ناشر و تاجر

آر۔ آر پرنٹرز لاہور

مرکزی دفتر: معصوم منزل، اسلام گنج۔ لاہور
مرکز فروخت: بازار داتا صاحب۔ لاہور

انھوں نے قبول کیا۔ اب مجھے انہیں کہتے ہوئے شرم آتی ہے۔ اور میرا شوق باقی ہے۔ آپ ان سے کہیں کہ کچھ زیادہ پڑھیں۔ وہ بیدار ہوئے اور مجھے کہا میں نے زیادہ تلاوت کیا۔ یہاں تک کہ میں نے اس صاحب قبر کو بہت خوش پایا۔ اس نے کہا جزاک اللہ عنی خیر الجزاء۔ پھر میں نے اس سے عالم برزخ کے حالات پوچھے۔ اس نے کہا مجھے ان قبور میں سے کسی کا حال معلوم نہیں لیکن اپنا حال بیان کرتا ہوں جب سے میں نے دنیا سے انتقال کیا ہے اس وقت سے کوئی عذاب یا عتاب نہیں دیکھا۔ اگرچہ بہت زیادہ نعمتیں بھی نہیں۔ میں نے پوچھا کیا تمہیں معلوم ہے کہ کون سے عمل کے طفیل تم نے نجات پائی۔ اس نے کہا تمام عمر میری نیت رہی کہ تعلقات دنیاوی سے الگ ہو جاؤں اور طاعات واذکار کی رکاوٹوں کو ترک کر دوں۔ اس نیت کی برکت سے نجات پائی اگرچہ تمام عمر یہ نیت پوری نہ ہو سکی۔ حق تعالیٰ نے مہربانی سے اسی نیت کو قبول فرما لیا۔ قیلولہ کے بعد شیخ بایزید سے ملے اور انہیں واپس لائے۔

فرماتے تھے ایک روز خواجہ قطب الدین کے مزار کے نواح میں سیر کر رہا تھا۔ میں نے ایک قبر جس کے ذکر سے زمین کے اجزاء ساتویں زمین تک فضا کے اجزاء عرش تک تمام ذاکر ہیں۔ مجھے بڑی حیرت ہوئی۔ فضیلت مآب شیخ محمدؒ ساتھ تھے۔ میں نے ان سے کہا آپ بھی اس قبر میں غور کریں۔ جو کچھ میں نے دیکھا تھا انھوں نے بھی تقریباً وہی بیان کیا۔ وہاں ایک بوڑھا کسان تھا۔ میں نے اس سے پوچھا۔ اس نے کہا کسی بزرگ کی قبر ہے۔ میری عمر اسی سال ہے۔ میرے باپ کی عمر سو سال تھی اور میرے دادا کی عمر ایک سو بیس سال تھی یا جیسا کہ اس نے کہا میں نے اپنے باپ سے سنا۔ اس نے اپنے باپ سے سنا کہ اس قبر پر ہجوم ہوتا تھا اور لوگ نذریں لایا کرتے تھے اور دور دور سے زیارت کو آتے تھے۔ خواجہ قطب الدین کے مزار کی طرح زائرین یہاں قیام کرتے تھے۔ پھر اس بزرگ پر گمنامی چھا گئی اور لوگ انہیں بھول گئے۔

فرماتے تھے ایک سفر کے دوران نماز کے وقت مجھے خیال آیا کہ قصر صلوٰۃ رخصت ہے۔ کبھی پوری نماز کی ادائیگی پر بھی عمل کرنا چاہیئے۔ اس طریق پر میں نے نماز پڑھی۔ جب رات ہوئی تو امام شافعی رضی اللہ عنہ کو میں نے دیکھا کہ بہت خوش ہیں اور میری طرف بہت التفات فرماتے ہیں۔

فرماتے تھے کہ میرے والد شہید ہوئے تھے۔ بعض اوقات میرے لئے مشکل ہو جاتے تھے

اور موجودہ اور آئندہ کی خبریں دیتے تھے۔ ایک مرتبہ والد گرامی قدس سرہٗ کی لڑکی کریمہ بیمار ہو گئی اور اس کی بیماری لمبی ہو گئی۔ ان دنوں دوپہر کے وقت جبکہ میں تنہا حجرہ میں سویا ہوا تھا اچانک متمثل ہوئے اور کہا میں کریمہ کو دیکھنا چاہتا ہوں لیکن اس جگہ اجنبی عورتیں بیٹھی ہوئی ہیں۔ اس جگہ جانا میرے دل پر بہت گراں گزرتا ہے۔ ان مستورات کو وہاں سے اٹھوا دو۔ چونکہ ان کا اٹھوانا ممکن نہیں تھا میں نے پردہ کھینچ دیا پس وہ کریمہ کی چارپائی پر اس طرح ظاہر ہوئے کہ میں اور کریمہ انہیں دیکھتے تھے۔ کوئی دوسرا شخص انہیں نہیں دیکھتا تھا۔ کریمہ حیران ہوئی اور کہا۔ حیرت ہے۔ لوگ انہیں شہید کہتے ہیں۔ حالانکہ وہ خود زندہ ہیں فرمایا اسے چھوڑ دے اے فرزند! تو نے بہت بیماری دیکھی۔ انشاء اللہ تعالیٰ علی الصباح صبح کی اذان کے وقت شفا کلی حاصل کرے گی یہ کہہ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور دروازہ کا راستہ اختیار کیا میں بھی ان کے پیچھے جاتا تھا فرمایا تم رہو اور غائب ہو گئے جب صبح کی اذان ہو گئی تو کریمہ کی جان قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

حضرت والد ماجد پھلت میں تھے عرس کا دن تھا۔ ایک بزرگ تشریف لائے تو انہوں نے نغمہ شروع کر دیا کچھ دیر کے بعد فرمایا کہ شیخ ابوالفتح کی روح ظاہر ہو کر رقص کر رہی ہے اہل مجلس پر بھی اس کا کچھ اثر ہوا چاہتا ہے۔ ایک لمحہ بھی نہ گزرا تھا کہ اہل مجلس کی حالت دگرگوں ہو گئی اور ہائے ہو کے عجیب و غریب نعرے بلند ہونے لگے۔

حضرت والد ماجد جب مخدومی شیخ محمد قدس سرہٗ کی قبر کے نزدیک بیٹھتے تو فرماتے کہ ان کی روح نماز میں میری اقتدا کرتی ہے اور مجھ سے علوم و معارف سنتی ہے۔ ایک مرتبہ اس فقیر کی طرف متوجہ ہوتے اور بعض معارف بیان فرماتے۔ اس کے بعد فرمایا کہ ان کی روح نے کہا فلاں کو معرفت کی کچھ تعلیم دو۔ لامحالہ یہ بیان کیا گیا۔

فرماتے تھے ایک مرتبہ بعض دوستوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک ایک بہت ہی طویل قامت مہیب شخص آیا۔ اس کے ہاتھ میں کمان اور چند تیر تھے اور سلام علیک کہا میں نے سلام کا جواب دیا پھر اس نے کہا۔ میں وبا پر موکل ہوں آپ کی ملاقات کا شوق تھا۔ ہماری فوج اس راستہ سے گزر رہی تھی میں نے ارادہ کیا کہ آپ کو ملتا جاؤں۔ آج ہم فلاں جگہ سے اٹھے اور ہمیں حکم ہوا ہے کہ فلاں جگہ جائیں۔ میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ آپ کے دوستوں اور مخلصین میں سے

کوئی شخص اس وبا میں نہیں مریگا۔ اس کے بعد سلام کر کے باہر چلا گیا۔ اس کے بعد جس جگہ کی طرف اس نے اشارہ کیا تھا۔ بیماری وہاں منتقل ہو گئی اور ہمارے مخلصین اس وبا سے محفوظ رہے۔

فرماتے تھے۔ ایک روز حجرہ میں میں تنہا بیٹھا ہوا تھا۔ ایک جوان متمثل ہوا اور کہا اگر آپ چاہیں تو اسی وقت اس دنیا سے انتقال کر جائیں اور اگر چاہیں تو ایک مدت کے بعد۔ میں نے کہا بعض کمالات کی مجھے توقع ہے اور وہ ابھی حاصل نہیں ہوئے۔ اس نے کہا تو آپ کی موت متاخر ہو گئی ہے۔ پھر وہ واپس گیا۔ اس کی پشت پر میں نے گول دائرہ کی طرح مرصع جواہر دیکھے۔ یہ قصہ مختصراً بیان کیا گیا ہے۔

فرماتے تھے شہر رہتک میں ایک مرتبہ سیر کے لئے نکلا۔ جب میں نے گرمی اور تھکاوٹ محسوس کی تو ایک مقبرہ میں آیا تاکہ وہاں کچھ دیر آرام کروں۔ مجھے وہاں داخل ہوتے ہی محسوس ہوا کہ ان قبور میں بہت بڑی آگ شعلہ زن ہے اور اس کی گرمی نے مجھے آ پکڑا۔ میں نے دوستوں سے کہا اس جگہ سے فوراً باہر نکلو کیونکہ یہ مقبرہ آگ سے بھرا ہوا ہے۔ میرا یہ خیال نہیں ہے کہ یہاں کوئی مسلمان ہوگا۔ اس مجلس میں ایک ہندو موجود تھا اس نے تعجب کیا اور کہا تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ میں نے کہا کشف کے ذریعہ سے۔ اس نے تسلیم کیا کہ یہ مسلمانوں کی قبریں نہیں ہیں۔ یہ جوگیوں کی قبریں ہیں جو زندہ درگور ہوئے ہیں اور لوگوں نے ان کی قبریں مسلمانوں کی قبور کی طرح بنا دی ہیں۔

اولیاء کے ساتھ بحث

فرماتے تھے ایک صاحب کشف بزرگ سے جو بعض مسائل کے بارے میں اکثر مجھ سے جھگڑتے رہتے تھے میں نے معاہدہ کیا کہ ہم دونوں میں سے جو بھی اس دنیا سے پہلے انتقال کر جائے وہ دوسرے کو ان مسائل کی حقیقت سے آگاہ کرے۔ اس بزرگ کی وفات کے بعد میں نے اسے دیکھا کہ وہ فردوس بریں میں بلند مقام پر فائز ہے اور گوناگوں نعمتوں سے بہرہ مند ہے لیکن اس کے باوجود اس کی بصارت کمزور ہے۔ میں نے بصارت کی کمی کا سبب پوچھا تو کہنے لگا کہ اس کا باعث وہی عقیدہ ہے جس پر میں تمہارے ساتھ بحثیں کیا کرتا تھا۔

راقم الحروف (شاہ ولی اللہ) کہتا ہے کہ شیخ عبدالباقی لکھنوی ایک ایسا مرد تھا جس نے وحدت وجود کی بہت سی کتابیں دیکھی ہوئی تھیں قصور فہم کی وجہ سے طاعات اور اعتقاد اسلامیہ